ایّامِ مکتب

احوالِ لذّتِ بال آزمائی

ا دسمبر ۲۰۱۸

EDITORIAL

We are proud to present Maktab's first ever issue of its quarterly bilingual newsletter. It took some time to get published due to some initial hiccups. This newsletter includes international news, national news, news related to Maktab, and creative work by our students.

Maktab's new year kicked off with many new admissions. Everybody was excited to meet new admission students and make friends with them. By now these students have adjusted well to Maktab. We hope that they enjoy and cherish this new academic year.

A major change that took place this year is the uniform. Therefore, we thought that we should ask the students how do they feel about their new uniform. Some of the students, mostly the new admissions, feel that the uniform is not a big change, as they wore uniforms in their previous schools as well. They feel comfortable in the polo shirt and trousers. Other students say that they feel 'awesome' in it and think it is a good change. On the other hand, a significant fraction of the student body wants no uniform at Maktab. They say that students should be allowed to wear coloured clothes of their own choice.

An issue that was raised by the students of Grades VI-IX was that a lot of homework is being given. Many children say that due to excessive homework, they are not able to focus on their class tests, and other activities (including co-curricular activities). They do not get time to relax or play. A student said, "I go home, have lunch, and start doing my homework. By the time I finish it, I am tired and I do not get time to read any books or play." We feel that students should be given limited amount of homework. This will give them time to relax, study, and focus on their co-curricular activities.

مدیراعلی: فصیح الرحمٰن جماعت نہم
مدیرمعاون: فاطمہ ندیم جماعت ہشتم

An interview with Dr. Irfan Chaudhary

We sat down with the founder of Maktab, Dr. Irfan Chaudhary, and asked him a few questions about him, his vision, and his future plans.

Tell us about yourself.

I went to school in Lahore. From 1976 to 1988, I was in Aitchison and then I went to study at the Massachusetts Institute of Technology (MIT). From there, I completed my bachelor's, master's and Ph.D. I also worked there for three years. After that, I came back to Lahore and started teaching at UET and LUMS.

What was the true inspiration behind Maktab?

The inspiration came from my experience at MIT. The people there had strong passions and interests. They believed in doing things. Whether it is mathematics, chemistry, art, music or whatever it is that they do, it is the passion that drives them. I wanted to build a diverse and self-reflective community of passionate, committed, and creative people. So, that was the initial motivation. I think that students here in Pakistan are too focused on their grades. There is no doubt that getting excellent grades in standardized exams is necessary, but it is certainly not sufficient.

Do you think you and Ma'am Haleema are successful?

I think we are on a journey. What we are trying to do is going to take decades to achieve. Success in life should be measured by how much you struggle. Since we are constantly fighting against odds, we are successful.

What would you like to be if you were not a teacher?

A human life is about being creative, free and doing interesting things. So teaching, I think, comes closest to being free. Research is also exciting. You end up solving problems, which is intellectually stimulating. The same goes for entrepreneurship. You are always encountering new challenges and you have to figure out a way to solve them.

Starting of clubs

A weekly club program has been initiated by Maktab. Groups of students from Grades IV-IX have started different clubs which include History Club, Gardening Club, and Chess Club. Hopefully all these clubs will be beneficial and enjoyable for the students.

Rimsha Mamoon
Grade IV

It was a great idea to start student-led clubs. However, the club activity is haphazard at the moment. We urge the administration to stick with this innovative idea, and to improve its execution.

The Editors

شمارہ نمبر۱
ایّامِ مکتب

میں بھی سوچتا ہوں

دس سال پہلے کی بات ہے میں ایک بیج تھا، پھر ایک دن ایک بچہ اپنے والد کے ساتھ آیا اور مجھے خرید لیا۔ میں خوش تھا کہ اب کھلی فضاء میں زندگی گزاروں گا۔ کچھ دنوں بعد مجھے مٹی میں دبا دیا گیا، ہر روز وہ پانی دیتے مجھے انکا خیال رکھنا بہت اچھا لگتا تھا۔ میں جلد از جلد بڑا ہونا چاہتا تھا، کچھ مہینوں بعد بیج سے پودا پھوٹنے لگا۔ کچھ عرصے میں میں ایک پودا بن گیا مجھے لگتا تھا اب وہ چھوٹا بچہ فیصل بھی میرے ساتھ ساتھ بڑا ہو رہا تھا، سردیوں کی ہوائیں چلنے لگیں تو میرے پتے جھڑنے لگے، مجھے لگا میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اور اب دوبارہ مجھ پر ہریالی نہیں آئے گی، مگر میرا غم، خوشی میں تبدیل ہو گیا جب بہار کا موسم آتے ہی میری رونق بحال ہو گئی۔ بہار کا موسم آتے ہی مجھ پر پھل آنے لگا تو میں بہت پریشان ہو گیا کہ مجھے کوئی بیماری ہو گئی ہے۔ میں مرجھا جاوں گا۔ فیصل کی امی نے مجھے دیکھا تو خوشی کے مارے چلانے لگیں۔ گھر کے تمام افراد پھل پکنے کا شدت سے انتظار کر رہے تھے، پھل پکنے پر فیصل میری مظبوط ٹہنیوں کے سہارے چڑھ کر پھل توڑتا۔ اب میں بڑا ہو چکا ہوں فیصل اور اس کے گھر والے آج بھی میرا اُسی طرح خیال رکھتے ہیں۔ میں خوش ہوں کہ میں فیصل کے گھر میں ہوں جو میرا خیال رکھتے ہیں اور میں بھی انہیں زیادہ سے زیادہ پھل دے کر ان کا خیال رکھتا ہوں۔

رمشاء مامون (ہفتم)

میری کہانی

میں آج ایک تناور درخت بن چکا ہوں مگر میری زندگی کی ایک لمبی کہانی ہے، ایک سو پچاس سال پہلے انگریزوں مجھے لاہور نہر کے ساتھ لگایا۔ اس وقت میرے جیسے کئی اور بیج بھی لگائے گئے جو مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے جیسے کہ دیسی، لنگڑا، انور رٹول، سفید چونسا، کالا چونسا اور خدا جانے کون کونسے۔ وہاں میں ایک اکیلا نہیں تھا میرے چاچے، مامے، تائے، بہن، بھائی اور خاندان کے سب لوگ بھی اس جگہ لگائے گئے تھے۔ میں ایک دیسی آم کا پیڑ ہوں، جب میں چھوٹا تھا تو پرندوں سے باتیں کرتا تھا، کوّے بہت ہی غیر مہذب پرندہ ہے آپ کی بات کاٹ کٹ کائیں کائیں کرنا شروع کر دیتا ہے، ہُدہُد بہت ہی مغرور پرندہ جو ہر وقت اپنی خوبصورتی کے گن گاتا رہتا ہے۔ چڑیا بہت نفیس پرندہ ہے ہماری بیماری سے بہت پریشان ہو جاتی ہے کہ کہیں وہ بھی بیمار نہ ہو جائے، میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتا تھا ہم مقابلہ کرتے تھے کہ کون تیزی سی ہلتا ہے، اس پر ہمارے والدین ہمیں بہت سختی سے منع کرتے تھے کہ ہماری جڑیں کمزور ہو جائیں گی۔ میں نے کبھی کبھار انسانوں سے بھی باتیں کرنے کی کوشش کی مگر وہ اس ہوا سمجھتے تھے۔ ہم دوست ایک دوسرے کو مشورے دیتے تھے کہ کیسے جڑیں مظبوط کی جائیں کیسے اپنی شاخوں کو پھیلایا جائے۔ ۱۹۴۷ء میں میری زندگی کا نا بھلانے والا خوفناک حادثہ پیش آیا۔ لوگوں نے ایندھن کی خاطر میرے سارے خاندان کو کاٹ دیا، میں کم عمری کی وجہ سے بچ تو گیا مگر تنہائی میرا مقدر بن گئی

مبین عرفان چودھری (ہفتم)

Habitat loss is one of the key threats facing elephants. Many climate change projections indicate that key portions of elephants' habitat will become significantly hotter and drier, resulting in poorer foraging conditions and threatening calf survival. Increasing conflict with human populations taking over more and more elephant habitat and poaching for ivory are additional threats that are placing the elephant's future at risk.

فاطمہ ندیم
جماعت ہشتم

کرکٹ میچ کا آنکھوں کا حال

مکتب نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو ایک جیسی اہمیت دیتا ہے، جس کے لئے کرکٹ میچ، ہاکی میچ اور فٹبال کے مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا، طے شدہ پروگرام کے مطابق طلباء کو اطلاع کر دی گئی تھی کہ جونئیر اسکول اور مڈل اسکول میں دونوں ہاوسز کے درمیاں میچ کھیلے جائیں گے۔ مگر مقررہ دن خراب موسم کی وجہ سے میچ منسوخ کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں ہمیں دوبارہ میچ کے لئے ہفتے کے دن نو بجے بلایا گیا۔ اب انتظار تھا تو اس بات کا کہ پہلے جونئیر اسکول کا میچ ہو گا یا مڈل اسکول کا

پھر آخر کار پتہ چلا کہ مڈل اسکول کا میچ پہلے ہو گا، ہم سب بہت پُر جوش تھے اور اپنے اپنے ہاوسز کے لئے دعا گو تھے۔ میچ شروع ہوا تو بچے اپنے ہاوس کے کھلاڑیوں کا جوش گرمانے کے لئے ان کے نام پُکار پکار کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔

ٹاس جیتنے کے بعد رومی ہاوس سے عبداللہ اور فصیح بلے بازی کے لیئے میدان میں اترے، سب کھلاڑیوں نے جیتنے کے لئے بہت کوشش کی مگر رومی ہاوس کو فصیح کے آوٹ ہونے کا بہت افسوس تھا۔ الہیثم ہاوس کی باری آنے پر یوسف، طلحہ، ایمن، اور رمشاء نے بھی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس طرح مڈل اسکول کا میچ ۴ دوڑوں کے فرق سے رومی ہاوس جیت گیا، جونیئر اسکول کے میچ کا آغاز بھی انتہائِ پُر جوش انداز میں شروع ہوا۔ الہیثم ہاوس کی طرف سے احمد اور عائشہ نے بلے بازی کا آغاز کیا۔ احمد، عائشہ، آمنہ اور عانش نے خوبصورت کھیل کا مظاہرہ کیا۔ سخت مقابلے کے بعد یہ میچ بھی رومی ہاوس جیت گیا، جس پر رومی ہاوس قدرے خوش تھا، تمام کھلاڑیوں نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا

عائشہ فرخ (پنجم)

ہاکی میچ

۱۹فروری ۲۰۱۹ء کو مکتب اسکول ہاکی ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا، یہ مقابلے ۲۱ فروری کو ہونا تھے مگر موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے کروا دیئے گئے رومی اور الہیثم ہاوس کے مابین یہ مقابلے ہونے تھے ان کی بناء پر فاتح ٹیم کے پوائنٹس ہاوس کی مجموعی فتح میں بھی شامل کیئے جانے تھے اس لیئے دونوں ہاوسز بہت جان توڑ محنت کر کے مقابلہ جیتنا چاہتے تھے۔ ایک ہفتہ پہلے ہی ٹیم کے کھلاڑیوں کی پوزیشنوں اور کپتانوں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا تھا، رومی ہاوس کی جونئیر اسکول کی ٹیم کی کپتان فیبحہ بتول اور مڈل اسکول کی کپتان عائشہ فرخ تھیں، جبکہ مڈل اسکول میں رومی ہاوس کی سربراہی فصیح الرحمن اور الہیثم ہاوس کی سربراہی منیب عرفان چوہدری کر رہے تھے۔ سب سے پہلے رومی ہاوس نے ایک گول کیا جس پر الہیثم ہاوس کے بچوں نے بھی کافی جوش وجذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے میچ کے پہلے حصے کے آخری تیس سیکنڈ میں گول کر کے سکور برابر کر دیا۔ کھیل کو دوسرا حصہ بہت سنسنی خیز تھا۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑی فتح کو یقینی بنانے کے لئے مزید گول کرنے کی کوشش کر رہے تھے، کیونکہ اس میچ کی کامیابی کی بناء پر فاتح ہاوس قرار پانا تھا۔ آخری مرحلے میں طلحہ نے ہوشیاری سے ایک گول کر کے جیت اپنے نام کی۔ الہیثم ہاوس کے خوشی کی انتہا نہیں تھی کیونکہ وہ لگاتار دوسری دفعہ فاتح ہاوس قرار پائے تھے۔ جبکہ رومی ہاوس کے بچے تھوڑے اداس لیکن مطمٔن تھے کہ انہوں نے اچھا مقابلہ کیا۔ آخر میں جونئیر اسکول کا میچ ہوا جس میں ہاوس نے شاندار کھیل کا مظاہرا کر کے ایک کے مقابلے میں چار گول سے فتح حاصل کی۔ اگرچہ مجموعی طور پر الہیثم ہاوس فاتح تھا لیکن رومی ہاوس کے بچے اس بات پر قدرے خوش نظر آرہے تھے کہ چلو ایک ٹرافی ہی سہی کامیابی تو ملی۔

ماہم ملک (ششم)

Faculty Advisors: Mr. M. Shoaib, Ms. L. Zeeshan, Ms. I. Hassan

Grade I, II and III's Trip to the Lahore Zoo

In November 2018, Maktab organized a trip for Grades I ,II and III to the Lahore Zoo. Earlier, Mrs. Irfan Chaudhary had announced the trip for them. All the younger children were excited and were looking forward to the it. For more than a week, little was talked about but the upcoming trip. At last, the much-awaited day came. In what was supposed to be lines, the enthusiastic children entered the arranged transport haphazardly. Rumors spread as the chattering children enjoyed their ride to the zoo.

The students viewed the various animals wide eyed, ranging from giraffes to crocodiles. Many of the children, as they passed by the vacant elephant area, noted the absence of the much-loved elephant Suzi, who died more than a year ago. After visiting more animals, including the spectacular rhinoceros, everyone took a break and had lunch.

The children got to the lions' cages, where food had just been given. One of the mighty lions, with fierce yellow eyes, looked up from his food and roared loudly in the children's direction. This caused much energy in the crowd as many of the children tried to match the magnificent beast's sound but were unsuccessful. However, they did give the surrounding spectators a hearty laugh. Finally, it was time for the students to go. The tired children left the zoo with many stories to tell about their trip.

Huzaifa Irfan
Grade IV

The wind

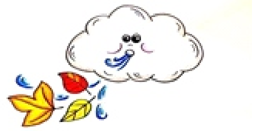

The wind is blowing over there,
The wind is blowing over here.
No one can beat the wind in a race,
It moves eternally in a fast pace.
Who might know the wind's destination?
The wind's destination
The places it will reach,
And the strange lessons it will teach.
Where does the wind blow?
I guess I would never be able to know.

Rameen Ahmed
Grade IV

The Annual 'Mardi Gras' Festival in Rio de Janeiro

The annual Mardi Gras celebrations in Rio De Janeiro is a world famous festival. It is a time of joy when the streets of Rio fill with drums, people and refreshments. The first festival was celebrated in 1723 AD. This event has different dates every year. Mardi Gras is usually set 47 days before Easter. This year the dates for the event were 9th to 18th of February.

Manan Ali
Grade V

grasshopper

This blue yellow grasshopper was found while I was sitting on the terrazzo steps in the front of the library. After some time, it gave a great flying jump aided with its wings to the level stone ground where there were many small children playing. As it jumped towards them, they started screaming, causing a lot of commotion. The children bumped into each o

This grasshopper has a scientific name which is Pekilocerin or the painted grasshopper. It is also called "Titighodo" in some tribal areas. It is found in the Indian subcontinent and feeds on Caltropis Gigantea, a poisonous plant, also called the crown flower, which has many commercial uses. It belongs to the family of bombardier beetles and is sometimes considered a pest. It discharges a white, slightly vicious and bad tasting liquid when its head is squeezed slightly. Scientists think it is poisonous as it is a fleshy species and must have some defense against predators.

Mubeen Irfan Chaudhry
Grade VII

The girl who flew

Once upon a time, far far away in a magical land called 'Drovskard', lived a man and his wife. After a marriage of 20 years, god blessed them with a baby girl. At the day of the baby's birth, the father died and everyone was in deep sorrow. A few months later on a sunny day, the mother took the sleeping baby out on the roof. After few minutes the phone rang and the mother went inside to attend it. Suddenly, an eagle came and took the baby to the magical mountains.

The mother called the forest rangers for help. The search party began looking for the baby. After a long time, they found the eagle's nest on the top of the magical mountain. They trapped the eagle and rescued the baby and took her back to the mother.

After this event, mother began to notice magical powers in the baby. The baby was often seen flying in and out of her house. So, the mother decided to name the baby 'Emile de Drach', which is Drovskard for 'the girl who flew.'

Rida Usman
Grade IV

میری زندگی میں پہلی بار مجھے آسٹروٹرف پر کھیلنے کا موقع ملا، اور یہ صرف اور صرف "مکتب" کی وجہ سے ممکن ہوا۔ کامسیٹ یونیورسٹی کی ٹیم کے ساتھ سکول میں کھیلنے کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ اب ہم لاہور کے ایک مشہور اسٹیڈیم میں آسٹروٹرف پر کھیلنے جائینگے۔ یہ سُن کر جماعت ہفتم، ہشتم اور نہم کے طلباء کے چہرے خوشی سے کھل گئے۔ ٦، اپریل ۲۰۱۹ء ہفتے کے دن مکتب کے طلباء جوہر ٹاون اسٹیڈیم میں پہنچے۔ ہم سب بہت پُرجوش تھے۔ وہاں پہنچنے پر ہمیں آسٹروٹرف پر کھیلنے سے متعلق کچھ مفید معلومات مہیا کی گئیں۔ پھر میچ کھیلا گیا اور مکتب کی ٹیم ۲-۱ کے گول کے فرق سے فاتح قرار پائی۔ یہ ایک بہت ہی منفرد تجربہ تھا، بے شک یہ مکتب کی وجہ سے ہی ممکن ہوا کیونکہ یہی لاہور کا ایک ایسا اسکول ہے جہاں کھیل کو بہت سنجیدگی سے لیا جاتا ہے اور بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے اس کی اہمیت کو سمجھا جاتا ہے۔ میں تمام بچوں کی جانب سے "مکتب انتظامیہ" کا شکرگزار ہوں جس نے ہمیں اتنے بڑا موقع فراہم کیا

عبداللہ شفقت (نہم)

تقریبِ تقسیمِ انعامات

حسبِ روایت "مکتب" نے سال ۲۰۱۷ء-۲۰۱۸ء کے سلسلے میں سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات کا انعقاد ۲۳ فروری ۲۰۱۹ء ہفتے کے دن کیا۔ اس تقریب کا آغاز صبح نو بجے ہونا طے پایا تھا، اسکول انتظامیہ نے اسکول کو بہت خوبصورت انداز سے سجایا تھا۔ والدین مقررہ وقت پر پہنچنا شروع ہوگئے، میں خود بھی استقبالیہ ٹیم کا حصہ تھا۔ کھیلوں کی سرگرمیوں کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا گیا۔ جس کے بعد پلے گروپ سے جماعت سوم تک کے طلباء نے خوبصورتی سے پی ٹی پیش کی ۔حاضرین چھوٹے چھوٹے بچوں کی اس کوشش کو تالیوں کی صورت میں سراہتے رہے۔ اس حصے کے دوسرے مرحلے میں پلے گروپ سے جماعت سوم تک کے طلباء کی دوڑوں کے مقابلے ہوئے جس میں بہت ہی دلچسپ مناظر دیکھنے کو ملے۔ ہر دوڑ کے پہلے تین فاتحین کو انعامات دیئے جانے تھے، جس پر کچھ بچے افسردہ اور روتے ہوئے بھی میدان سے گئے کہ ہمیں انعام نہیں ملا۔ اختتام پر تمام شرکاء کو اسکول کے مرکزی احاطے میں تشریف لے جانے کا کہا گیا جہاں تقریبِ تقسیمِ انعامات ہونا تھی۔

دوسری جانب اسکول کے مرکزی احاطے میں جماعت ہفتم، ہشتم اور نہم کے طلباء نے طبلے اور پیانو پر کئی ملی نغموں کی دھنیں بجا کر حاضرین کو محضوظ کیا۔ مہمانِ خصوصی کی آمد کے فوراً بعد تقریب تقسیمِ انعامات کا آغاز کیا گیا۔ مسز عرفان اللہ چودھری نے سال ۲۰۱۸ء-۲۰۱۹ کے دوران جہاں مکتب کی کامیابوں کا ذکر کیا وہیں اس دوران پیش آنے والی مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ مہمان خصوصی نے جدید نظامِ تعلیم کی اہمیت اور مکتب کی کوششوں کو سراہا۔ تمام طلباء بے چینی سے اپنی باری کے منتظر تھے۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں جونیئر اسکول میں سب سے زیادہ انعامات فبیحہ بتول نے اور ہائی اسکول میں منیب عرفان

چودھری نے حاصل کیے۔
تعلیمی کارکردگی کی بناء پر بہترین طلباء کا اعزاز زوبیہ جمال، احمد بن عاصم

، مبین عرفان چودھری اور منیب عرفان چودھری کو ملا۔ کھیلوں کے مقابلوں میں سب سے زیادہ تمغے محمد عدن، فصیح الرحمن اور لڑکیوں میں فاطمہ ندیم حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ اب باری تھی تین ٹرافیوں کی تو یہاں جونئیر اور مڈل اسکول میں کرکٹ ٹورنامنٹ کی دونوں ٹرافیاں رومی ہاوس نے اپنے نام کیں۔ ہاکی کے مقابلوں میں جونئیر اسکول کے مقابلوں میں بھی فتح رومی ہاوس کی ہوئی مگر مڈل اسکول میں ہاکی کی ٹرافی الہیثم ہاوس نے اپنے نام کی۔ اب سب کی نظریں عنایت اللہ چیلنج کپ کی ٹرافی پر تھی کہ آخر وہ کس ہاوس کے نصیب میں ہوگی۔ اعلان ہوا تو پتا چلا کہ پچھلے سال کی طرح اس بار بھی یہ ٹرافی الہیثم ہاوس ہی نے حاصل کی ہے۔ آخر میں چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔